سوال

قرآن اور طب (میڈیکل)

جواب

لحمد للہ.

:-1

اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کے ہر معاملہ میں دین کامل دے کر مبعوث فرمایا ہے جیسا کہ

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تو آسمان میں اگر کوئی پرندہ بھی اپنا پر ہلاتا ہے تو اس کا بھی علم ہمیں دے کر گئے ۔

[illegible] (20399) کے علاوہ مجمع الزوائد (8/263) ۔

جو اسلام اس لئے آیا کہ لوگوں کی زندگی کی تمام حاجات وضروریات کو پورا کرے ۔

:-2

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کچھ آیا ہے وہ قرآن کے بیان کی تکمیل ہے ، اور مسلمانوں کے ہاں یہی دو مصدر اساسی ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج اور دوائی بھی اتاری ہے ۔

ر (5678)

:-3

سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ کچھ مسلمانوں نے بہت سے علاج قرآن کریم سے ایجاد کیے ہیں ، تو اس کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ اس میں کچھ مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے ۔

تو قرآن کریم کوئی علم طب اور نہ ہی جغرافیا اور بیالوجی کی کتاب نہیں ہے جیسا کہ بعض مسلمان یورپیوں کے سامنے کہتے پھرتے ہیں بلکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ لوگوں کے لئے رشد وھدایت کا منبع ہے اور اس کا سب سے بڑا معجزہ اس کی بلاغت اور قوت معانی ہے جو کہ اس کا اصلی اعجاز ہے ، تو اللہ تعالی ۔

تو اس میں کوئی تعجب نہیں اور نہ ہی اس دین میں کوئی نئی چیز ہے ، تو دیکھ لیں موسی علیہ السلام کے نشانیاں اور معجزات - لاٹھی اور ھاتھ کا چمکنا - اسی جنس میں سے تھیں جو کہ اس وقت جادو کی شکل میں پھیلا ہوا تھا ، اور اسی طرح موسی علیہ السلام کی دوسری نشانیاں - مردوں کو زندہ کرنا ، اور برص زدہ اور کوڑھ

تو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ قرآن مجید میں جو سب سے بڑی اور عظیم چیز ہے وہ اس کی فصاحت وبلاغت ہے ، تو آج تک اس پر غور فکر اور تدبر کرنے والے والے علماء کے لئے یہ واضح ہو رہی ہے ۔

اور اس کا معنی یہ نہیں کہ اس میں فصاحت وبلاغت کے علاوہ کچھ اور نہیں بلکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں انسانی جسم کی ترکیب اور اس کے اعضاء اور اس کے پیدائشی مراحل اور بعض طبعی مظاہر اور اس کے علاوہ اور اشیاء کا بھی ذکر فرمایا ہے ۔

ر سائل نے جو علاج کے متعلق بات کی ہے ، تو اس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ قرآن کریم تو مومنوں کے دلوں اور بدنوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہی شفا ہے ، اور اللہ تعالی نے قرآن کریم میں (شھد) کا ذکر کیا اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ لوگوں کے لئے شفا ہے ، اور اسی طرح اصل چیز صحت اور امراض سے بچا

تو جو اس لحاظ سے یہ کہے کہ قرآن کریم میں بہت ساری ادویات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کچھ صحیح نہیں بلکہ اس میں بعض مسلمانوں نے مبالغہ ارائی سے کام لیا ہے ، اور قرآن کریم کوئی طب کی کتاب نہیں ، اور پھر اس وقت ایسے ایسے امراض پیدا ہو چکے ہیں جو کہ پہلے موجود نہیں تھے تو ان کا علا

:-4

ا- قرآن کریم کے شفا ہونے پر ذیل میں چند ایک آیات پیش کی جاتی ہیں :

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

ء (82-

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

تعالی کا یہ فرمان : یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہاں پر (من) جنس کے بیان کے لئے ہے نہ کہ تبعیضیہ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ :

ے لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو کچھ سینوں میں روگ ہے اس کی شفا آئی ہے

تو قرآن کریم تمام قلبی اور بدنی بیماریوں کا علاج اور شفا ہے اور اسی دنیا وآخرت کی بھی دوا ہے ، تو ہر ایک اس شفا کا اہل بھی نہیں اور نہ ہی اسے توفیق ملتی ہے ، لیکن جب بیمار آدمی علاج کرنے میں صحیح توجہ سے اس علاج پر عمل کرے اور اسے صدق دل اور ایمان ویقین اور اسے قبول اور پختہ اعتقاد اور اس

اد (352/4)

ب : اور قرآن کریم میں روحوں اور دلوں کا علاج ہے تو جو اس پر صحیح طور پر عمل کرے تو اس کے لئے قرآن کریم امراض اور آفات سے بچاؤ اور انہیں اس کے بدن سے دور کر دے گا ، تو اس لحاظ سے بہت ساری امراض کا علاج اور ان کے لئے شفا ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ :

ہم نے ذاتی طور پر اور ہمارے علاوہ دوسروں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے کہ یہ ایسا کام کرتا ہے جو کہ ادویہ حسیہ سے نہیں ہوئے بلکہ اطباء کے ہاں تو ادویہ حسیہ اس کے سامنے ہیچ ہیں ، اور یہ حکمت الٰہیہ کے قانون سے خارج نہیں بلکہ اس میں داخل ہے ، لیکن اسباب کی ایک قسم کے ہیں تو جب دلی طور پر اللہ

اد (4/12) ۔

ج : اور قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ بھی ہے جو کہ امراض کا علاج ہے ۔

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر گئے اور ایک عرب قوم کے ایک قبیلہ کے مہمان بنے تو انہوں مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا ، (اللہ کا کرنا ایسا ہوا) کہ قبیلہ کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا تو انہوں نے ہر قسم کا علاج کر دیکھا لکین کوئی فائدہ نہ ہوا ، تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر تم اس ق

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : انہوں نے اپنے اس وعدہ کو پورا کرتے ہوئے بکریاں دے دیں ، صحابہ میں سے ایک نے کہا کہ اسے تقسیم کرو ، تو جس نے دم کی تھا وہ کہنے لگا یہ کام اس وقت نہ کرو جب تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس کا بتا نہ لیں اور پھر جو وہ حکم دیں اس پر

صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے کہ تجھے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے ؟ پھر فرمایا تم نے صحیح کام کیا ہے اسے تقسیم کرو اور اس میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے ۔

بر(2156) صحیح مسلم (2201)۔

قلبۃ : یہ ایک بیماری یا ایسی درد ہے جس سے انسان لوٹ پوٹ ہونے لگتا ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی سورۃ فاتحہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ :

اور جسے توفیق ملے اور اور وہ نور بصیرت سے اس سورۃ کو دیکھے تو اسے اس سورۃ کے رازوں اور اس میں جو اللہ تعالی کی توحید اور اللہ تعالی کی ذات اور اسماء وصفات کی معرفت بیان کی گئی ہے وہ ملے گی اور اسی طرح شریعت اور تقدیر اور روز قیامت کا ثبوت مہیا ہوگا اور اسی طرح اسے توحید ربوبیت ا

اور وہ ھدایت جس میں دارین کی سعادت پنہاں ہے وہ بھی اسی سے طلب کی جائے ، اور دارین میں مصلحتوں کا حصول اور فساد سے بچنے کا علم ہوگا اور مکمل اور مطلق انجام اور مکمل نعمتیں اس کے ساتھ معلق ہیں اس کی تحقیق پر موقوف ہیں ۔

اد(347/4)۔

د :

اور اسی طرح قرآن کریم میں حفظان صحت کے اصول بھی ذکر کئے گئے ہیں :

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

طب کے تین اصول ہیں : حمیۃ یعنی بچاؤ ، حفظان صحت ، ضرر اور نقصان دہ مادہ کو باہر نکالنا ۔

اور اللہ تعالی نے ان تینوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لئے اپنی کتاب میں تین جگہ پر جمع کیا ہے :

اللہ تعالی نے مریض کو ضرر اور نقصان ہونے کی صورت میں پانی استعمال کرنے سے بچنے کا کہتے ہوئے فرمایا :

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو النساء (43) اور سورۃ المائدۃ (6)۔

تو مریض کے بچاؤ کے لئے اسی طرح تیمم مباح قرار دیا جس طرح کہ پانی نہ ملنے والے کے لئے مباح ہے ۔

اور حفظان صحت کے متعلق فرمایا :

ۃ(183)۔

تو مسافر کی حفظان صحت کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنا مباح قرار دیا تا اس پر روزہ سفر میں مشقت نہ بن جائے جس کی وجہ سے سفر میں اس کی قوت اور صحت میں کمزوری واقع ہو ۔

اور محرم کے لئے سر منڈا کر ضرر والی چیز کو دور کرنے اور استفراغ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

ۃ(196)۔

تو اللہ تعالی نے مریض اور وہ محرم جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اسے سر منڈا کر اس مادہ فاسدہ اور ردی قسم کے بخارات جس کی بنا پر جوئیں پیدا ہوتی ہیں سے استفراغ کا حکم دیا ہے ، جیسا کہ کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہوا ، یا پھر اس سے کوئی اور بیماری پیدا ہوتی ہو ۔

اد(165-164/1)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

ن(25/1)۔

ھ : قرآن کریم میں شھد اور اس کے شفا ہونے کا ذکر ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ل(69)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پینے میں بھی ایسا اکمل اور کامیاب طریقہ تھا جس میں حفظان صحت کے اصول کو مد نظر رکھا گیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم شھد میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیتے تھے ، تو اس میں جو صحت کی حفاظت ہے اسے ماہر طبیب ہی جانتے ہیں ۔

اور اسی طرح نہار منہ شھد کا استعمال بلغم کو خارج کرتا اور معدہ کے رؤں کی صفائی اور معدہ کی چپک میں زیادتی کرتا اور اس سے فضلات کو دور کرتا ، اور اس میں اعتدال پیدا کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے ۔

اور اسی طرح مثانہ اور گردوں میں بھی یہی عمل دھراتا ہے ، اور معدہ میں داخل ہونے والی جتنی بھی میٹھی اشیاء ہیں ان میں سب سے زیادہ نفع مند شھد ہی ہے ۔

ی طبیعت کے مالک کو بخار کی حالت میں نقصان دے سکتا ہے، بخار اور صفراء کی حدت میں اضافہ کرتا اور ہو سکتا ہے اسے ہیجان انگیز بنا دے، تو ایسی طبیعت کے مالک افراد کے لئے اس وقت فائدہ مند ہوگا جب شہد میں سرکہ ملا لیا جائے تو ان کے لئے بہت ہی زیادہ نفع مند ثابت ہوگا، اور چینی وغیرہ کے ﺑ

اد(225-224/4)

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور شہد میں بہت عظیم فائدے ہیں :

انتڑیوں اور رگوں وغیرہ کی صفائی کرتا ہے، کھانے اور لیپ کرنے سے رطوبات کی تحلیل ہوتی ہے، بوڑھوں اور بلغم والوں اور جن کا مزاج ٹھنڈا اور تر ہو ان کے لئے نافع ہے، یہ طبیعت کے لئے ملین اور عضلات کو طاقت بخشتا ہے، اور ناپسندیدہ ادویات کی کراہت کو ختم کرتا، سینے اور جگر کی صفائی کرتا ہے

اور جب شہد عرق گلاب میں گرم کر کے پیا جائے تو افیون پینے اور جانوروں کی چیر پھاڑ سے نفع دیتا ہے، اور اگر پانی میں شہد ملا کر پیا جائے تو باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کو اور ہلاک کر دینے والی جڑی بوٹی کے کھائے ہوئے کو فائدہ دیتا ہے۔

اور اگر شہد میں تازہ گوشت ڈال دیا جائے تو وہ تین مہنے تک تازہ رہتا ہے، اور اسی طرح اگر اس میں کھیرے اور ککڑی، کدو اور بینگن اور سبزی وغیرہ ڈال دیا جائے تو اس کو چھ ماہ تک تازہ رکھتا ہے، اور اسی طرح میت کے بدن کی بھی حفاظت کرتا اور اسے حافظ اور امین کا نام دیا جاتا ہے۔

اور اگر شہد کو جوؤں والے بدن اور بالوں پر ملا جائے تو انہیں مار ڈالتا اور ان کے انڈوں کا خاتمہ کر دیتا ہے اور بالوں کو لمبا اور نرم اور حسین بناتا ہے، اور اگر اسے آنکھوں میں ڈالا جائے تو بینائی کو صاف کرتا ہے، اور اگر دانتوں پر ملا جائے تو انہیں صفید اور صاف کرتا اور دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا۔

س کا نہار منہ چاٹنا بلغم کو خارج کرتا اور معدہ کے رؤں کی صفائی اور اس سے فضلات کو دور کرتا، اور اس میں اعتدال پیدا کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے، اور اسی طرح مثانہ اور گردوں میں بھی یہی عمل دھراتا جگر اور تلی کے سدوں کو ہر میٹھی اشیاء سے کم نقصان دہ ہے۔

اور یہ شہد ان سب کچھ کے ساتھ ساتھ خراب ہونے سے مامون اور قلیل الضرر ہے، صفراوی طبیعت کے لوگوں کے لئے بخار کی حالت میں ان کے لئے نقصان دہ ہے لیکن یہ نقصان اسے سرکہ میں ملا کر استعمال کیا جائے تو دور ہو جاتا ہے، تو اس طرح اس حالت میں بھی بہت ہی مفید ہوگا۔

تو یہ شہد غذا کے ساتھ غذا اور دواؤں کے ساتھ ایک دوائی اور شربت میں سے ایک شربت اور مٹھائی میں ایک مٹھائی اور طلاء میں سے ایک طلاء کی حیثیت رکھتا اور مفرحات کے ساتھ ایک مفرح ہے، تو اس معنی میں کوئی اور چیز ایسی نہیں جو کہ ہمارے لئے اس سے افضل پیدا کی گئی ہو اور نہ ہی اس کی مثل او

اد(4/33-34)۔

والله تعالى اعلم.